

## ہر قوم میں، ہر نسل کے زمانے میں، زندہ رسولوں کے، آتے رہنے کے ثبوت

### Surah Al-Qasas Chapter 28: Verse 65

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾

محمد بنو ناگڑھی [28:65]	احمد علی [28:65]	جماعت احمدیہ [28:66]
اس دن انہیں بلا کر پوچھئے گا کہ تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا؟	اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہے گا تم نے پیغام پہچانے والوں کو کیا جواب دیا تھا؟	اور (یاد رکھو) وہ دن جب وہ انہیں پکارے گا اور پوچھئے گا کہ تم نے مرسیین کو کیا جواب دیا؟

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! دیکھیں: اللہ تعالیٰ نے کیسی حکمت کے ساتھ۔ اس مختصر آیت میں۔ رسولوں کے ہر قوم میں اور ہر زمانے میں۔ بمیشہ ہمیشہ (تاریخ قیامت) آتے رہنے کی صداقت کو۔ کیسے مدل طریقے سے بیان فرمایا ہے چونکہ اُس دن ہر ایک انسان کو پکارا جائے گا (ہر قوم کے، ہر زمانے کے، ہر انسان کو) لہذا۔ ہر ایک قوم سے یہ پوچھا جائے گا۔ کہ جب میرے رسول تمہارے پاس پہنچتے تھے۔ تو تم لوگوں نے۔ اُن رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ یہ نہیں پوچھا کہ اُن رسولوں نے کیا پیغام دیا تھا؟ بلکہ ایسی بات پوچھی ہے۔ جو صرف زندہ رسول کی موجودگی میں۔ ہی ممکن ہے۔ رسول کی وفات کے بعد ممکن ہی نہیں ہے۔ مثلاً: اے لوگو! تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ چونکہ کسی رسول کو جواب دینا صرف تب ہی ممکن ہے۔ اگر۔ وہ رسول جسم عنصری کے ساتھ۔ زندہ موجود ہوں! لہذا۔ اللہ تعالیٰ نے یوم محشر میں ہونے والا۔ یہ سوال بیان کر کے۔ وہ حقیقت یہ بات بیان فرمائی ہے کہ: ہر ایک نسل انسانی کے زمانے میں۔ اللہ کے بھیجے ہوئے بندے (رسول)۔ ہر ایک ملک و قوم میں، پہنچتے رہے ہیں، اور قیامت کے دن تک۔ پہنچتے رہیں گے۔

میرے ہم وطنو! اس آیت (28:65) کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ جنکو بلائیں گے۔ اُن سے یہ پوچھیں گے کہ (مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟۔ **يَوْمَ يُنَادِيهِمْ** ہی یوم حشر یا روزِ محشر ہے۔ چونکہ میدانِ حشر میں سب نے جانے اور سب انسانوں سے یہ سوال بھی پوچھا جانا ہے۔ لہذا، اس آیت (28:65) کے مطابق۔ ہر ایک زمانے کے انسانوں سے پوچھا جائے گا۔ کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟۔ لیکن یہ سوال صرف اُن ہی لوگوں سے پوچھا جاسکتا ہے۔ جن کے پاس۔ اُن کی دنیاوی زندگی کے دوران۔ اللہ تعالیٰ کے رسول پہنچ ہوں۔ لہذا۔ (ہر نسل، ہر قوم، ہر ملک میں) ہر ایک انسان کی زندگی کے دوران۔ اللہ تعالیٰ کے رسول۔ ہر ایک انسان کی قوم (بستی) میں پہنچ ہونے چاہئیں۔ اس آیت میں یقیناً یہی اعلان ہے۔ سوچیں!

اور اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے بعد سے لیکر، یوم قیامت تک۔ کسی بھی قوم یا ملک میں۔ کوئی رسول بھیجا ہی نہیں۔ تو پھر۔ محمد ﷺ کے بعد پیدا ہونے والے انسانوں سے۔ (مَاذَا أَجْبَتُمُ الْمُرْسَلِينَ) پوچھنا۔ اللہ تعالیٰ کے عدل اور وقار کے خلاف ہے۔ کیونکہ۔ اُس زمانے کے تمام انسان۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ جی! ہمارے پاس تو کوئی رسول پہنچا ہی نہیں۔ ہم کیسے جواب دیتے۔ لیکن۔ قرآن مجید میں یہ آیت لکھی جا چکی ہے۔ لہذا۔ یقینی بات ہے کہ۔ جن کو اُس دن بلا یا جائے گا۔ اُن سے (مَاذَا أَجْبَتُمُ الْمُرْسَلِينَ) بھی ضرور پوچھا جائے گا۔

اس آیت (28:56) کے باوقار اور سچا ہونے کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ۔ نزولِ قرآن کے بعد۔ پیدا ہونے والے انسانوں سے بھی۔ میدانِ حشر میں۔ یہ سوال (مَاذَا أَجْبَثْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) پوچھا جائے۔ لیکن یہ سوال صرف تب ہی پوچھا جا سکتا ہے۔ اگر ان انسانوں کی دُنیا وی زندگی کے دوران، اللہ تعالیٰ کے رسول اُن کی قوم (بُتی، ملک، شہر) میں پہنچے ہوں۔ درنہ اس آیت (28:56) کا سچا ہونا ممکن نہیں ہو گا۔

## یوم حشر سے متعلقہ ایک اور آیت

Surah Al-A'raaf Chapter 7: Verse 6

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦﴾

محمد حسین نجفی [7:6]	احمد علی [7:6]	Jama'at Ahmadiyya
بے شک ہم ان لوگوں سے بھی باز پرس کریں گے۔ جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے۔ اور خود رسولوں سے بھی پوچھ چکھ کریں گے۔	پھر ہم ان لوگوں سے ضرور سوال کریں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ان پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے۔	[7:7] پس ہم ضرور اُن سے پوچھیں گے جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم ضرور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔

اس آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے۔ جن لوگوں کی طرف اپنے کسی بھی رسول کو بھیجا۔ اُن سب سے پوچھا جائے گا۔ (کہ جب میرے بھیجے ہوئے یہ رسول تمہارے پاس آئے تھے۔ تو تم لوگوں نے ان کو کیا جواب دیا تھا؟)۔ مگر اُہم بات یہ ہے کہ اُن رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔

اس آیت کے سیاق و سبق اور قرآن مجید کی دیگر آیات پر تدبر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ : ہر ایک رسول کو جہن لوگوں کی طرف بھیجا گیا تھا۔ وہ رسول میں۔ میدانِ حشر میں۔ اُن ہی لوگوں کے سامنے۔ گواہی (شہادت) دیں گے۔ کہ ہر اُس رسول نے اُن لوگوں کو کس طرح۔ کس کس کو۔ اور کیا پیغام الہی پہنچایا تھا؟ ..... نیز یہ کہ پھر اُن لوگوں نے۔ اُس رسول کو کیا جواب دیا تھا؟

اس آیت کے متعلقہ سوچنے کی باتیں : اللہ تعالیٰ کے وقار، انصاف اور پاکیزگی کو مدد نظر رکھ کر سوچیں! کیا یہ ممکن ہے؟

- (1)۔ کہ اللہ تعالیٰ، حضرت محمد ﷺ سے اُن انسانوں کے متعلق بھی شہادت (گواہی) طلب کریں گے۔ جو انسان۔ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے؟ خصوصاً۔ وہ انسان، جو محمد ﷺ کی وفات کے کئی سو سال بعد۔ چین، چاپان، روس، بر ازیل وغیرہ میں پیدا ہوئے۔ اُن کے متعلق بھی محمد ﷺ سے پوچھنا۔ اللہ تعالیٰ کے عدل اور شان کے مطابق۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ لازمی بات ہے کہ جس بھی رسول سے سوال پوچھا جائے گا، تو صرف اُن ہی لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو لوگ اُس رسول کی زندگی کے دوران، ایک محدود علاقے میں زندہ موجود ہوتے تھے۔
- (2)۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی، انصاف اور گواہی کے اصولوں کی خلاف ورزی کریں۔ کئی ارب انسانوں اور جنوں کے ہجوم میں (یا سامنے) ایک عام قد کا انسان کھڑا کر کے پوچھیں کہ کیا۔ یہ شخص تمہارے پاس آیا تھا یا نہیں؟۔ کئی ارب انسانوں کے اجتماع میں۔ وہ رسول (گواہ)۔ نظر آنا بھی مشکل ہو گا۔ اور پھر اُس رسول کی گواہی کو من سکنا بھی مشکل ہو گا۔ کیا صمارے عالی وقار اللہ تعالیٰ۔ اس طرح کی شہادت (گواہی) پیش کریں گے؟۔

اگر یہ فرض کیا جائے کہ: حضرت محمد ﷺ ہی تمام ڈنیا کے سب ہی انسانوں کیلئے (آخری) رسول بن کر بھیج گئے تھے۔ اور آپ ﷺ کے بعد پوری ڈنیا کے کسی ملک، قوم اور مذہب میں۔ اور کوئی رسول مبعوث نہیں کئے گئے۔ تو پھر۔ اس آیت کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہی پوچھیں گے کہ: اے رسول (محمد ﷺ) کیا آپ نے۔ ساری ڈنیا کی تمام قوموں میں اور تمام زمانوں میں۔ پیدا ہونے والے سب انسانوں کو میرا پیغام۔ ان سب کی اپنی زبانوں میں۔ اچھی طرح سے بیان کر دیا تھا؟۔ لیکن۔ اللہ تعالیٰ، اس طرح کے ناتھ اور غیر معقول سوال پوچھنے سے پاک ہیں۔ چنانچہ: اللہ تعالیٰ، محمد ﷺ سے صرف اُن ہی لوگوں کے متعلق سوالات پوچھیں گے۔ جو لوگ۔ آپ ﷺ کی زندگی میں زندہ موجود تھے۔ آپ کی زبان (عربی) کو سمجھنے اور بولنے والے بھی تھے۔ اور آپ کی قوت پنچیں میں بھی تھے۔ ..... لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ: کئی ارب انسان، جو حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد۔ ڈنیا میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اُن انسانوں کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ کس رسول سے گواہی کیلئے سوالات پوچھیں گے؟ اگر محمد ﷺ سے پوچھیں، تو اللہ تعالیٰ کے عدل اور عظمت کی توحیہ ہو گی۔ اور اگر محمد ﷺ سے نہیں پوچھیں گے۔ تو پھر یہ آیت غلط (جھوٹ) ہو جائے گی۔ لہذا۔ اگر محمد ﷺ کے بعد سے لیکر آج تک۔ اور کوئی رسول نہیں آئے تو پھر۔ اس آیت کا سچا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس آیت کے مطابق تو۔ اب۔ ہر صدی میں کئی ہزار نئے رسول مبعوث ہونے چاہئیں۔

## یوم حشر سے متعلقہ۔ ایک اور آیت

### Al-Ana'am Chapter 6: Verse 130

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتٍ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمٍ كُمْ هَذَا ۝  
قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا ۝ وَغَرَّهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝ ۱۳۰ ۝

محمد حسین تجھی [6:130]	جاندھری [6:130]	طاہر القادری [6:130]
<p>اے گروہ جن و انس! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (میرے) کچھ رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیتیں سناتے تھے۔ اور تمہیں اس دن کی پیشی سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم اپنے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ ان کو دنیوی زندگی نے دھوکہ میں مبتلا کر دیا تھا اور اب وہ اپنے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ بے شک کافر تھے۔</p>	<p>اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے جو میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آموجو ہونے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کہ (پروردگار) ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور (اب) خود اپنے اوپر گواہی دی کہ کفر کرتے تھے۔</p>	<p>اے گروہ جن و انس! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر میری آیتیں بیان کرتے تھے اور تمہاری اس دن کی پیشی سے تمہیں ڈراتے تھے؟ (تو) وہ کہیں گے: ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں، اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور وہ اپنی جانوں کے خلاف اس (بات) کی گواہی دیں گے کہ وہ (دنیا میں) کافر (یعنی حق کے انکاری) تھے۔</p>

**نوٹ:** یہ بیان۔ میدانِ حشر میں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود۔ ان گنت گروہوں (امتوں۔ قوموں) کے ساتھ ہونے والے واقعے کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سوال۔ ہر ایک گروہ سے خصوصاً یہ ہے کہ کیا تمہارے پاس رسول پہنچ تھے؟ یا نہیں پہنچ تھے؟ لیکن غلط ترجموں کی وجہ سے۔ جواب سے ایسے ظاہر ہو رہا ہے۔ جیسے کہ رسولوں کے پہنچنے کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ حالانکہ: ان لوگوں (جن و انس) نے۔ جو شہادت دی ہے۔ اُس شہادت میں ان رسولوں کا انکار (کفر) کرنے کو جوہ سے ہی۔ وہ لوگ اپنے۔ **قَالُوا كَافِرِينَ** ۔ ہونے کی گواہی دیں گے۔

میدانِ حشر کا تصور اپنے ذہنوں میں لا کر سوچیں۔ ہر ایک گروہ (گروپ) کے سامنے یا ساتھ ہی۔ ان کا رسول بھی وہاں موجود ہے۔ اس آیت کے مطابق: اللہ تعالیٰ تمام ہجوم یا معشر (ان گنت گروہوں) سے یہ پوچھیں گے۔ کہ کیا یہ رسول تمہارے پاس نہیں پہنچ تھے؟ آب: چونکہ حاضرین دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے۔ ان ہی اشخاص یا شخص کو۔ رسول کے طور پر پیش کیا ہے۔ جو شخص کہ ہماری دُنیاوی زندگیوں کے دوران۔ واقعی ہمارے پاس پہنچ تھے۔ ہمیں ملتے بھی رہے تھے۔ اور ہم نے اس شخص کو رسول ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ وجہ ہے کہ۔ میدانِ حشر میں۔ اُن سب لوگوں کو گواہی دینی پڑے گی کہ انہوں نے رسولوں کا انکار (کفر) کیا تھا۔ کیونکہ اب دیکھ لیا ہے وہ شخص تو۔ واقعی اللہ کے رسول تھے۔

## اَلَّمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ؟

میری قوم کے دانشمندوں لوگو! مناسب احترام کے ساتھ اپنے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام پر غور کریں۔ سوچیں! کہ ہم سب نے میدانِ حشر میں حاضر ہونا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتلا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم (سب انسانوں) سے کیا سوال پوچھیں گے۔ اور نہایت اعلیٰ حکمت کے ساتھ یہ بھی بتلا دیا ہے کہ۔ اُس دن خاص طور سے۔ اُن رسولوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جو رسول کہ تمہاری زندگیوں کے دوران۔ تمہارے اپنے ہی لوگوں میں سے بھیجے ہوں گے۔ **اَلَّمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ** کے الفاظ پر توجہ کریں۔ شیطان پوری کوشش کرے گا کہ کسی طرح۔ آپ کی توجہ، اس **رُسُلٌ مِّنْكُمْ** سے پرے ہٹوادے۔ اگر آپ اپنے اللہ تعالیٰ کی بات سے پرے ہٹنے سے انکار کر دیں گے، تو شیطان آپ کو ہرگز مجبور نہیں کر سکتا۔ اس آیت میں صرف اُن رسولوں کے متعلق سوال ہو رہا ہے جو **مِنْكُمْ** بھی ہوں۔ یعنی۔ آپ کے اپنے ہی لوگوں میں سے، آپ کے اپنے ملک و قوم سے ہوں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ یقیناً۔ اللہ کے رسول ہیں، جس طرح۔ حضرت نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بھی اللہ کے رسول ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی رسول۔ ہمارے زمانے کے کے انسانوں کے پاس نہیں پہنچے۔ چنانچہ۔ **يَأْتِكُمْ** والی بات۔ ان میں سے کسی پر بھی صادق نہیں آتی۔ نیز۔ صادق اور عادل اللہ تعالیٰ جب۔ دُنیا کی کسی قوم (مثلاً۔ پاکستانی، چینی، جاپانی....) کے لوگوں سے **رُسُلٌ مِّنْكُمْ** کے متعلق پوچھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کا سوال، محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے متعلق نہیں ہو گا۔ بلاشبہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں۔ مگر۔ اس آیت کے بیان کے مطابق۔ روزِ محشر میں جس رسول کا پوچھا جائے گا۔ اُس رسول کیلئے۔ اُس گروہ (قوم، گروپ) کا۔ **مِنْكُمْ**۔ ہونا بھی ضروری ہے۔ چونکہ کوئی بھی ایک رسول ایسا نہیں ہو سکتا۔ جسے عدل اور سچائی کے ساتھ۔ دُنیا کی کوئی قوموں کا **مِنْكُمْ** کہا جاسکے۔ لہذا۔ یقینی بات ہے کہ ہر ایک قوم سے علیحدہ رسول کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور ہر ایک گروہ (قوم کی ہر نسل) سے اُس رسول کا پوچھا جائے گا، جو اُس نسل کے زمانے میں زندہ بھی تھے۔ ورنہ اُس رسول کیلئے **يَأْتِكُمْ** نہیں کہا جاسکتا۔

اس پر حکمت آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دُنیا بھر کی تمام قوموں میں، ہر ایک زمانے میں، اللہ تعالیٰ کے بھیجھے ہوئے رسول۔ ہمیشہ موجود ہوتے ہیں۔ چاہے ان کا کوئی بھی مذہب ہو۔ کیونکہ میدانِ حشر میں تو سب نے حاضر ہونا ہے۔ تاکہ۔ یومِ حشر میں۔ کوئی بھی گروہ (کسی قوم، مذہب، ملک یا زمانے کے انسان).... یہ نہ کہہ سکیں... کہ: ہمارے پاس تو کوئی رسول نہیں آیا تھا۔

سورة النساء۔ آیت 165۔..... بھی ملاحظہ فرمائیں۔

**رَسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۝ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝**

یعنی۔ اللہ تعالیٰ مسلسل مبشر اور نذیر (رسول) بھیجتے رہے ہیں۔ تاکہ۔ پہلے رسولوں کے بعد آنے والے انسان۔ اللہ تعالیٰ کو یہ جھٹ پیش نہ کر سکیں کہ اُن کے پاس تو کوئی بشیر یا نذیر (رسول) نہیں پہنچا تھا۔

میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنوں! ہم نے یوم حشر میں ہونے والے واقعات اور رسولوں کے متعلق۔ قرآن مجید کی تین آیات میں۔ غور و خوض کر کے یہ دیکھ لیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک گروپ (گروہ) سے پوچھنا بھی ضرور ہے۔ کیونکہ وعدہ کر چکے ہیں کہ جن کی طرف بھی رسولوں کو بھیجا ہے۔ ان سے ضرور پوچھوں گا۔ اگرچہ۔ میری بیماری قوم کے اکثر علماء سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے۔ حضرت محمد ﷺ کو ہی۔ سب انسانوں کی طرف۔ رسول بن کر بھیجا ہے۔ لیکن یہ بات بہر حال مانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے۔ سب انسانوں کی طرف کوئی نہ کوئی رسول۔ تو ضرور سمجھے ہیں۔ چنانچہ: فَلَنَسَأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسَأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦﴾۔ [الاعراف۔ آیت 6] کے مطابق۔ جن لوگوں کی طرف کسی بھی رسول کو بھیجا گیا ہے۔ یعنی: (الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ) ان سب سے پوچھا جائے گا۔ چاہے۔ وہ انسان۔ محمد ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہوئے ہوں۔ مگر۔ اسی آیت میں وَلَنَسَأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ بھی فرمایا ہے۔ لہذا۔ سوال پیدا ہو گیا کہ: وہ کئی ارب انسان جو۔ محمد ﷺ کی وفات سے کئی صدیوں کے بعد۔ دنیا کی مختلف قوموں، مختلف مذاہب، ممالک اور مختلف بڑا عظموں میں۔ پیدا ہوئے ہیں۔ ان اربوں انسانوں کے متعلق، اللہ تعالیٰ کن مرسلین سے سوال کریں گے؟ یہ تو ابھیں والی صورت حال ہے۔ کیونکہ! اگر اللہ تعالیٰ۔ محمد ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہوئے والے لوگوں کے متعلق۔ محمد ﷺ سے پوچھیں گے۔ یا گواہی طلب کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے عدل اور وقار کی توحید ہو گی۔ کیونکہ حضرت محمد ﷺ سے اُن کی وفات کے بعد والے واقعات پر۔ گواہی (شهادت) طلب کرنا۔ عقل اور انصاف کے سخت خلاف ہے۔ مگر۔ اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ جن کی طرف رسول بھیج، اُن سے بھی پوچھوں گا۔ اور جن رسولوں کو بھیجا۔ اُن سے بھی پوچھوں گا۔ لیکن۔ اگر۔ حضرت محمد ﷺ کے بعد۔ پوری دنیا میں کہیں بھی، کوئی بھی رسول بھیجا ہی نہیں۔ اور محمد ﷺ سے پوچھنا بھی عقلانام ممکن ہے۔ تو پھر۔ ان کئی ارب انسانوں کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ، کس رسول سے پوچھیں گے؟ کیا یہ ممکن ہے....؟... کہ اُن کئی ارب انسانوں کو۔ میدان حشر میں بلا یا ہی نہیں جائے گا؟... سوچیں!

اگر اللہ تعالیٰ۔ کسی بھی رسول (مرسل) سے نہیں پوچھتے۔ تو پھر۔ یہ آیت [الاعراف۔ آیت 6] غلط (باطل، جھوٹ) ہو جائے گی۔.....  
اگر محمد ﷺ کے بعد والے انسانوں، کی طرف کوئی بھی رسول نہیں بھیجا۔ تو پھر ان لوگوں سے میدان حشر میں۔ کیا پوچھا جائے گا؟.....  
اگر ان کو میدان حشر میں بلا یا۔ اور (مَاذَا أَجْبَتُمُ الْمُرْسَلِينَ) نہ پوچھا۔ تو پھر [القصص۔ آیت 65] غلط (باطل) ہو جائے گی.....  
اگر ان اربوں انسانوں کی طرف۔ کسی بھی رسول کو بھیجا ہی نہیں۔ تو۔ اُن سے (مَاذَا أَجْبَتُمُ الْمُرْسَلِينَ) کیسے پوچھا جا سکتا ہے؟.....

روزِ محشر (میدان حشر) کے متعلقہ، ان تینوں آیات سے۔ لازماً۔ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندے (رسول)۔ دنیا کے ہر مذہب، ہر قوم، ہر زمانے میں ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔ اور اب بھی آتے رہتے ہیں۔ سورۃ الانعام کی آیت (130) میں جو ہے۔ یعنی۔ ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی اور دیگر مذاہب کو مانے والوں میں بھی۔ اُن ہی لوگوں کی زبان بولنے والے۔ اُن ہی کی قوم اور مذہب سے تعلق رکھنے والے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول آتے رہتے ہیں۔

میری پیاری قوم کے باشور لوگو! میرے بھائیو اور بہنوں! اللہ تعالیٰ کے پاک کلام میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ شیطان مردود کے فریب میں پھنس کر۔ ہمارے بعض علماء نے قرآن مجید کی بعض اصطلاحوں کے۔ معانی، ترجیح اور حکمتوں کو سمجھنے میں۔ کئی بڑی غلطیاں کی ہیں۔ شیطان مردود نے ہمارے علماء کے دلوں میں نظریہ ختم نبوت۔ ایسے انداز میں داخل کر دیا ہے کہ۔ ہمارے بہت سارے علماء۔ اس نظریے کی حفاظت کو۔ ایک عظیم نئی سمجھنے لگنے ہیں، حالانکہ، اس نظریے کو مانے سے، قرآن مجید کی کئی آیات کی سخت توحیث ہوتی ہے۔ کئی آیات کی سچائی ناممکن ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی۔ انصاف۔ اور سچائی۔ ناقابل یقین (مشکوک) ہو جاتی ہے۔ پھر بھی۔ شیطان کے فریب میں پھنسنے ہوئے علماء۔ ختم نبوت کے جھوٹے عقیدے کو نہیں چھوڑتے۔ بلکہ۔ اُنثایہ کام (ظلم) کرتے ہیں۔ کہ۔ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے ترجموں میں ایسی تحریف اور تبدیلیاں کر دیتے ہیں۔ جن تبدیلیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر... ظالم، احق، جھوٹ بولنے والا، بھولنے والا، انصافی کرنے والا... اور اس قسم کے کئی فتنے... (نعوذ باللہ)... درست (جائز) دکھائی دینے لگتے ہیں۔

میدانِ حشر میں ہونے والے سوالات کے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان تینوں بیانات پر۔ حتی الواسع۔ غور فرمائیں!

- 1- جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے، ہم ان سے بھی پوچھیں گے۔ اور ہم پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔
- 2- اور (یاد رکھو) وہ دن۔ جب وہ انہیں پکارے گا۔ اور پوچھے گا۔ کہ تم نے مسلمین کو کیا جواب دیا تھا؟
- 3- اے گروہ جن و انس! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (میرے) کچھ رسول نہیں آئے تھے؟

اگر۔ محمد ﷺ کے بعد سے لیکر۔ روز قیامت تک۔ کوئی بھی رسول نہیں بھیجے؟ تو پھر ان سینکڑوں قوموں اور کئی ارب انسانوں کا سوچیں! جو محمد ﷺ کی وفات سے صدیوں بعد پیدا ہوئے۔ ان انسانوں سے پوچھنا کہ: کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (میرے) کچھ رسول نہیں آئے تھے؟۔ یا۔ یہ پوچھنا کہ تم نے مسلمین کو کیا جواب دیا تھا؟ اللہ تعالیٰ کے عدل اور وقار کی توحیث ہے.... اپنے اپنے دلوں میں سوچیں!

میرے پیارے بھائیو اور بہنوں! مندرجہ بالا آیات الٰہی [6:130)، (7:6)، (28:65)] پر تدبر کرنے سے۔ لازماً مندرجہ ذیل حقائق ثابت ہوتے ہیں کہ: (1)۔ ہر ایک زمانے میں۔ بنی نویں انسان کی ہر ایک قوم میں۔ اللہ تعالیٰ، اپنے رسول بھیجتے رہتے ہیں۔ تاکہ۔ جب۔ میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے۔ پوچھیں کہ کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں پہنچے تھے؟ تو آگے سے۔ کوئی انسان یہ نہ کہہ سکیں کہ: ہمارے پاس تو کوئی رسول (بیشیر یا نذیر) نہیں آئے تھے۔ مزید برآں۔ اللہ تعالیٰ آیت (28:65) میں فرماتے ہیں کہ۔ بروزِ محشر۔ جن لوگوں کو بلا کیں گے تو ضرور پوچھیں گے کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟..... لہذا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک زمانے میں۔ ہر ایک ملک، قوم، اور مذہب کے لوگوں میں۔ تسلسل کے ساتھ (بغیر کوئی خالی وقفہ چھوڑے) اپنے رسول بھیجتے رہتے ہیں۔ تاکہ کسی بھی زمانے کے انسان۔ اللہ تعالیٰ کے۔ سوالوں کے خلاف کوئی جگہ (ٹھیک دلیل، مناسب جواز) پیش نہ کر سکیں۔ اسی بات کی وضاحت اور تائید۔ مندرجہ ذیل آیات سے بھی ہو رہی ہے۔ .....

## Surah Al-Maida Chapter 5: Verse 19

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَدِيرٍ ﴿١٩﴾

اے اصل کتاب (پہلے مخاطب وہ انسان ہیں جو قرآن کریم کو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب مانتے ہیں)۔ جب بھی تم، اس آیت کو پڑھو یا سنو۔ تو یقین رکھنا کہ اس زمانے میں بھی۔ تمہارے پاس ہمارا۔ رسول پہنچا ہوتا ہے۔ عَلَىٰ فَتَرْكَةِ قَمَنَ الرَّسُولِ - رسولوں کے ٹائم ٹیبل کے عین مطابق۔ جس میں کوئی بھی خالی وقفہ نہیں ہوتا۔ یعنی جب ایک رسول کا وقت (پیریڈ) ختم ہونے لگتا ہے۔ تو ساتھ ہی دوسرے رسول کا وقت (پیریڈ) شروع ہو جاتا ہے۔ تاکہ۔ تم یا کوئی بھی انسان۔ یہ کہو! کہ ہمارے پاس تو نہ ہی کوئی بشیر پہنچا ہے۔ اور نہ ہی کوئی نذر پہنچا ہے۔ اس وجہ سے، ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ جب بھی تم یہ آیت سنو یا پڑھو گے۔ ایک نہ ایک بشیر اور نذر (رسول) تمہارے پاس ضرور پہنچا ہو موجود ہو گا۔ اور یقین رکھنا۔ کہ اللہ ہر ایک چیز اور ہر ایک کام پر۔ پوری طرح سے قدرت رکھنے والا ہے۔

ضروری نوٹ۔۔۔ اکثر اردو ترجیوں (خصوصاً تفسیروں) میں۔ ایسے ظاہر کیا گیا ہے کہ (نوع ذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ: تاکہ کوئی لوگ یہ بات نہ کہہ سکیں۔ کہ ہمارے پاس تو کوئی رسول (بیشیر یا نذیر) نہیں آئے (پہنچے)۔ لہذا۔ میں نے پہلے تو ۶۰۰ سال تک کوئی رسول نہیں بھیجا۔ اور اب ایک لمبے وقفے کے بعد ایک رسول (محمد ﷺ) کو بھیج دیا ہے۔ اور آئینہ، روزِ قیامت تک۔ کسی بھی رسول کو نہیں بھیجوں گا۔ کیونکہ مقصد یہ ہے کہ۔ (روزِ محشر میں) مجھے، کوئی یہ بات نہ کہہ سکے۔ کہ ہمارے پاس تو کوئی رسول نہیں پہنچے۔۔۔۔۔ ایسے سب ترجیع غلط ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا مقصد آنَ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِّيرٍ وَ لَا نَذِيرٍ ہے۔ تو پھر۔ لازمی ہے کہ رسولوں (بیشیر، نذیر) کے آنے کے درمیان۔ ایک بھی نسل انسانی۔ جتنا وقفہ نہ ہو۔ اسی ضمن میں، قرآن مجید کی دو (2)۔ اور آیات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

## Surah Al-Nisaa Chapter 4: Verse 165

رَسُّلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حِجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۝ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

حُمْ (اللّٰهُ تَعَالٰی)۔ مُسْلِمٌ مُبَشِّرٌ اور نذير (رسول) بھیجتے رہتے ہیں۔ تاکہ (زندہ) رسولوں کی وفات کے بعد کے زمانے میں۔ پیدا ہونے والے انسان۔ اللّٰہ تَعَالٰی کو کوئی بیش ریانذیر (رسول) نہیں پہنچا۔ اللّٰہ۔ اس طرح سے غالب اور حکیم ہے۔

Surah Al-Mo' Minoon Chapter 23: Verse 44

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتَرَسِّمِي ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۖ فَأَتُتَّبِعُنَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَا هُمْ أَحَادِيثَ ۖ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٣﴾

محمد حسین بھجی [23:44]	احمد علی [23:44]	ابوالاعلیٰ مودودی [23:44]
<p>پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے</p> <p>جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا۔</p> <p>تو انہوں نے اسے جھٹلایا۔ تو ہم بھی ایک کے بعد دوسرا کو ہلاک کرتے گئے اور ہم نے ان کو افسانے بنانا دیے پھر ان لوگوں پر پھٹکار ہے جو ایمان نہیں ہوا۔ اس قوم کیلئے جو ایمان نہیں لاتے۔</p>	<p>پھر ہم اپنے رسول لگاتار بھیجتے رہے</p> <p>جب کوئی رسول اپنی قوم کے پاس آیا۔ وہ اسے جھٹلائی ہی رہی پھر ہم بھی ایک کے بعد دوسرا کو ہلاک کرتے گئے اور ہم نے ان کو افسانے بنانا دیے پھر ان لوگوں پر پھٹکار ہے جو ایمان نہیں لاتے۔</p>	<p>پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے</p> <p>جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا، اس نے اسے جھٹلایا، اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو بلاؤ کرتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنائے جھوڑا۔ پھٹکار ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے!</p>

لہذا۔ ہم نے لگاتار (پے در پے۔ بغیر وقفے کے) رسول بھیجے۔ لیکن یہ ہوتا رہا ہے کہ۔ جب بھی۔ جس بھی قوم کے پاس اُن کے رسول آئے (پہنچ)۔ تو ہر اُس قوم نے اُن رسولوں کی تکذیب کی (جھٹلادیا)۔ یہ آیت الٰہی چونکہ آج بھی بچی ہے۔ لہذا۔ آج کے دن سے پہلے کے عرصے کیلئے بھی۔ رسولوں کے لگاتار (پے در پے) بھیجے جانے کا اعلان کر رہی ہے۔ لیکن اکثر مفسرین نے۔ یہ خیال پیش کیا ہے کہ یہاں جو رسولوں کے لگاتار بھیجتے کا بیان ہوا ہے۔ ڈہ فرمان (بیان) صرف کسی گذشتہ زمانوں کے متعلق ہے۔ حضرت علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے بعد کے زمانے کیلئے۔ لا گو نہیں ہے۔ (نحوہ باللہ)۔ اُن تمام مفسرین کی یاد دھانی اور اصلاح۔ کیلئے اللہ تعالیٰ کی یہ آیت پیش کر رہا ہوں۔

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 77

سُلَّةٌ مَّنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسِّلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنْنَتِنَا تَخْوِيلًا ﴿٧٧﴾

پہلے بھیجے جانے والے رسولوں کے لئے ہماری جو سُنّت (طریقہ کار) ہے۔ کوئی نہیں پائے گا (دیکھے گا) کہ ہماری کوئی بھی سُنّت منسون (ختم) ہو جائے۔ ہماری ہر ایک سُنّت جاری و ساری رہے گی۔

میرے معزز بھائیو! اگر اس آیت کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ پرانے زمانے میں۔ رسولوں کو لگاتار بھیجتے رہے ہیں۔ اور خصوصاً رسولوں کو بھیجنے کی اللہ تعالیٰ کی ایک خصوص سُنّت بھی ہے۔ تو کیسے ممکن ہے۔ کہ اب اللہ تعالیٰ رسولوں کو۔ لگاتار نہ بھیجیں؟۔ غور فرمائیں۔

میری پیاری قوم کے باشور لوگو! میرے بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں۔ روزِ محشر میں ہونے والے سوال و جواب اور واقعات بیان کر کے۔ ہمیں یہ حدایت اور علم بھی عطا کر دیا ہے کہ۔ ہر ایک نسل انسانی کے زمانے میں۔ ہر قوم میں، اُس کے اپنے لوگوں میں سے۔ پے در پے اللہ تعالیٰ کے رسول۔ آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی مسلسل آتے رہیں گے۔ آپ میں سے ہر ایک نے ذاتی طور پر۔ اُس دن (روزِ محشر) وہاں پیش ہونا ہے۔ اور بھی سوالات۔ آپ سے بھی پوچھے جانے ہیں۔ توجہ سے دیکھیے! اللہ تعالیٰ نے ان ہی آیات میں۔ انسانوں کے جواب بھی بتلادیے ہیں اور ہر ایک جواب دینے والے نے وہاں۔ یہ اقرار کیا ہے کہ۔ دُنیا کی زندگی میں۔ انہوں نے ان رسولوں کے رسول ہونے کا انکار (گُفر) کیا تھا۔ اے میرے پیارے بھائیو اور بہنو! اب وقت ہے۔ کہ آپ اپنے نظریات پر۔ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں، خوب غور و خوض کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو حدایت دینے کا وعدہ کر رکھے ہیں۔ بشر طیکہ۔ آپ حدایت کے طالب (سچے خواہش مند) ہوں۔ لیکن۔ عین جس طرح حدایت کے طالبوں کو حدایت بہم پہنچانے کا وعدہ ہے۔ بالکل اُتنا ہی پختہ وعدہ یہ بھی ہے۔ کہ جو کوئی۔ کسی بھی نظریے، مسئلے، یا معاملے میں۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی، حدایت یا۔ دخل نہیں چاہتا۔ تو۔ اللہ تعالیٰ اُس کو۔ اپنی روشنی (حدایت) سے اوث میں رہنے دیں گے۔ جیسے فرمایا ہے کہ: ﴿وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ بَلَّغَلُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُضِلُّ مَنِ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنِ يَشَاءُ وَلَتَسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ ۹۳ ﴿

[سورۃ النحل۔ آیت (16:93)]۔ لہذا۔ اللہ تعالیٰ کی حدایت کے سچے طبلگار ہو کر۔ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا آیات پر غور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مندرجہ بالا تمام۔ مبارک آیات کی حکمتیں اور صحیح مفہوم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین۔ آمین۔

مندرجہ بالا آیات سے۔ یہ عرفان بھی ملتے ہے۔ کہ:

میداں حشر میں۔ ہر ایک جن و انس سے۔ اُن رسولوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو رسول اُن لوگوں کے پاس پہنچے تھے۔ اور اُن لوگوں کی زندگی کے دنوں میں۔ زندہ بھی تھے۔ (مَاذَا أَجْبَثْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) کے سوال سے ہی۔ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ زندہ رسول کی بات ہو رہی ہے۔

اللَّهُ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ کے مقدس الفاظ میں ہمارے مالک نے۔ ہر قوم، ہر علاقے، ہر مذہب۔ کے لئے اُن کے اپنے لوگوں میں سے لگاتا رہے۔ زندہ رسول بھیجتے رہنے کی بات بیان فرمائی ہے۔ سوچیں کہ۔ کون کون۔ کتنے اور کون نے لوگوں کیلئے مِنْكُمْ ہو سکتا ہے؟ تعصب، نادانی یا لا علمی کی وجہ سے۔ ہمارے علماء۔ ایک وقت میں پوری دُنیا کیلئے صرف ایک رسول کا فلسفہ ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ، آپ کے سامنے۔ ہر ایک قوم میں، اُن کے مِنْكُمْ بندوں کو رسول مبعوث کرتے رہنے کی بات بیان فرمارہے ہیں۔ سوچیں!... اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں..... آمین۔

آپ سب کیلئے دعا گو۔ آپ کا قومی بھائی..... محمد اسلم چودھری (صبغت اللہ)..... آج۔ مورخہ 2 دسمبر، سن 2013ء